سوال

(155) شلوار یا پاجامہ لٹکانے پر دوبارہ وضو کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امیر جماعت المسلمین نے کتاب صلوٰة المسلمین (ص:۱۰۰) پر وہ اُمور جن کے وقوع کے بعد دوبارہ وضو کرنا چاہیے'' کے تحت ''شلوار یا پاجامہ لٹکانا'' لکھا ہے، حوالہ دیا ہے:

'بَینَمَا رَجُلٌ یُصَلِّی مُسبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذهَب فَتَوَضَّأ۔' ابوداوٗد۔ سندہ صحیح، مرعاة: ۳/۲۰۹

الحمد خود تو نماز میں اور نماز کے باہر پاجامہ ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا اہتمام کرتا ہوں مگر بعض دفعہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں جس کے ٹخنے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ کیا میں احتیاطاً یا وجوباً نماز دوبارہ پڑھوں یا نہیں؟ اِسبال کی بھی وضاحت فرمائیں کہ پورے قدم ڈھکے ہوں، یا صرف ٹخنے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ چادر شلوار اور قمیص وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا شدید ترین جرائم میں سے ہے۔ تاہم اس سے نماز قطع (ختم) نہیں ہوتی۔ فقہاء و محدثین عظام نے اس کو نواقضِ وضو میں شمار نہیں کیا۔ اس بارے میں وارد مشارٌالیہ حدیث ضعیف ہے۔ حافظ منذری فرماتے ہیں:

'فِی إِسنَادِهٖ أَبُو جَعفَرٍ، وَهُوَ رَجُلٌ مِن أَهلِ المَدِینَةِ لَا یُعرَفُ اسمُهُ' مختصر سنن أبی داؤد: ۱/۳۲۴

یعنی ''اس حدیث کی سند میں اہل مدینہ کا ایک آدمی ہے جس کا نام غیر معروف ہے۔''

اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَفِی إِسنَادِهٖ أَبُو جَعفَرٍ، وَهُوَ رَجُلٌ مِن أَهلِ المَدِینَةِ لَا یُعرَفُ اسمُهُ' نیل الأوطار: ۳/۱۱۸

اور علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اس میں راوی ابوجعفر انصاری ہے۔ اس سے بیان کرنے والا یحییٰ بن ابی کثیر ہے اور ابوجعفر انصاری مدنی موذن ہے اور وہ مجہول ہے، جس طرح

کہ ابن قطان نے کہا ہے اور ''تقریب''میں ہے۔ : ''اس کی حدیث کمزور ہے۔''

علامہ موصوف فرماتے ہیں :میں کہتا ہوں : پس جس نے حدیث ہذا کو صحیح قرار دیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔ معلوم نہیں۔ علامہ موصوف نے ''لین الحدیث''کی نسبت تقریب کی طرف کیسے کردی جب کہ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں بلکہ لفظ ''مقبول'' ہے جس سے حافظ صاحب کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ راوی متابعت کی صورت میں مقبول ہے۔(ملاحظہ ہو : مقدمة التقریب)جبکہ محلِ بحث مقام پر متابعت مفقود ہے لہٰذا ابوجعفر راوی ضعیف ٹھہرا۔ اس نظریہ کے برعکس حدیث ہذا کے بارے میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'رَوَاهُ أَبُودَاوُدَبِإسنَادٍ صَحِیحٍ عَلٰی شَرطِ مُسلِمٍ ۔' رياض الصالحين، باب صفة طول القميص

یعنی ''اس حدیث کو ابوداود نے بسند صحیح ذکر کیا ہے جو مسلم کی شرط پر ہے۔''

صاحبِ مرعاۃ نے بھی اس عبارت کو نقل کیا ہے، جس کی بناء پر مصنف کتاب صلوۃ المسلمین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن امام نووی رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ بلا استناد ہے، جو قابلِ اعتماد نہیں۔ جب کہ ابو جعفر راوی کی حقیقت منکشف ہو چکی ہے جس پر اس حدیث کا دارومدار ہے۔

اسبال سے مقصود یہاں یہ ہے کہ ٹخنے ڈھکے ہوں۔ مسئلہ ہذا کے بارے میں میرا ایک تفصیلی فتویٰ بھی الاعتصام مؤرخہ ۲۳ شعبان ۱۴۱۲ھ میں شائع ہو چکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ :167

محدث فتویٰ